

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) خورشید کس طرح گھر سے نکلا ہے؟

(ب) اس نظم میں صبا کے قاصدے کیا مراد ہے؟

(ج) اس نظم کے چوتھے بند میں کیا منظر دکھایا گیا ہے؟

(د) صبا نے کوہ دشت اور صحرائیں کیا نوید سنائی؟

(ه) کون کون سے جانور بر سات سے لطف اٹھا رہے تھے؟

(و) ساخت کے لحاظ سے اس نظم کا کیا نام ہے؟

سوال ۲: آپ بر سات سے کیسے لطف انداز ہوتے ہیں؟

سوال ۳: درج ذیل جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) بارش کی وجہ سے تازے تازے موجود ہیں:

(۱) پھل (۲) میوے (۳) پکوان

(ب) کالی گھٹا سے چنگھار ہے ہیں:

(۱) ہاتھی (۲) مور (۳) بگل

(ج) کالی گھٹا میں اُڑھی تھیں:

(۱) گوئیلوں (۲) بگلوں (۳) بجلیوں

(د) صبا سے ہو امراد ہے:

(۱) سمندر کی (۲) باغ کی (۳) ریگستان کی

(ه) بارش میں تیار ہوتے ہیں:

(۱) پھل (۲) پھول (۳) لباس

سوال ۴: سطر (الف) کے الفاظ سے سطر (ب) کے الفاظ کے جوڑے بنائیے:

(الف) چنگھار - بادل - دشت - صبا - رعد - جھڑی

(ب) صحرا - گرج - مینھ - ہوا - مور - گھٹا

سوال ۵: خالی چکیوں کو درست الفاظ سے پر کیجیے:

(الف) آئی ہوا بھی لے کر کوہ نگر سے

(ب) ہر کوہ کوھی کہتے ہیں یوں سن اکر

(ج) جب یوں یوں پہنچی میں ایک باری

(د) ہومست گرجا گولیں کی گوک آئی

سرگرمیاں

(۱) اس نظم میں ہر بند کے قافیے اور ردیفیں ایک چارٹ پر لکھ کر کمرہ جماعت میں آؤزیں کریں۔

(۲) جماعت میں گروپ بنا کر ہر گروپ ایک بند ترجمہ اور کے سے پڑھے۔

✿ نظم: اشعار کا ایسا مجموعہ جس میں ایک مرکزی خیال ہو۔ اس کے لیے کسی موضوع کی قیدیں اور نہ ہی اس کی کوئی ہیئت مقرر ہے۔

- بند: دو سے زیادہ مصروف کا مجموعہ جس میں کوئی بات کامل کی جائے۔

- ترجمہ: ایسی نظم کو کہتے ہیں جس کے ہر بند میں پانچ مصروف ہوں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

(۱) طلبہ کو نظم، بند اور ترجمہ کے بارے میں مفصل بتائیے۔ (۲) طلبہ کی دونوں سرگرمیوں کی نگرانی اور رہنمائی کیجیے۔ (۳) اس نظم کی خوانندگی ترجمہ، درست تلفظ اور مناسب زیر و بم سے کیجیے۔



علّا مہم محمد اقبال

ولادت: ۷ اگسٹ ۱۸۷۸ء
وفات: ۱۹۳۸ء

شیخ محمد اقبال سیال کوٹ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام شیخ نور محمد تھا۔ سیال کوٹ سے ایف۔ اے پاس کیا۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم۔ اے کیا۔ انگستان سے بیرسٹری اور جرمنی کی ہائیائل برگ یونیورسٹی سے پی۔ اچ۔ ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ واپسی پر لاہور میں سکونت اختیار کر لی۔ بیرسٹری کا پیشہ اپنایا۔

”باغِ درا، ضربِ کلیم، بالِ جبریل“ اور ”ارمغانِ حجاز“ ان کے اردو کلام پر مشتمل ہیں۔ مغربی علوم سے گما حقة، آگہی کے ساتھ مشرقی علوم، قرآن، سیرت اور تاریخِ اسلام کے گھرے مطالعے نے ان کے میدانِ فکر کو اتنی وسعت بخشی تھی کہ جس کا احاطہ ممکن نہیں۔ اقبال نہ صرف ایک اچھے قانون دان، سیاست دان، صوفی، تحریک پاکستان کی اہم شخصیت بلکہ پاکستان کے قومی شاعر بھی ہیں۔

پہلے ”طن دوستی اور بعد میں مللت دوستی اور میمین سے انسان دوستی“ ان کی شاعری کے اہم موضوعات ہیں۔ اقبال نے مسلمان کو مسلمان بننے اور خود کو پہچان کر عشق رسول ﷺ، یقین اور عمل کے راستے پر چلنے کا سبق دیا۔ نیز مسلمانوں کے سیاسی شعور کو صحیح سمت عطا کی۔



دنیاے اسلام

حاصلاتِ تعلم: نظم پڑھ کر طلبہ: (۱) ردیف کی نشان دہی کر سکیں۔ (۲) نظم کا مرکزی خیال لکھ سکیں۔ (۳) مجازِ مرسل کی تعریف بیان کر سکیں اور پہچان سکیں۔ (۴) نئے الفاظ سیکھ سکیں۔

کیا سُماتا ہے مجھے ٹرک و عَرب کی داستان
مجھ سے کچھ پہپاں نہیں اسلامیوں کا سوز و ساز

حکمتِ مغرب سے مِلّت کی یہ گفتگیت ہوئی
ٹلکڑے ٹلکڑے جس طرح سونے کو کردیتا ہے گاز

ہو گیا مانند آب ارزان مسلمان کا ہٹو
مضطرب ہے تو کہ تیرا دل نہیں دانے راز

ربطِ وضیطِ مِلّت بیضا ہے مشرق کی نجات
ایشیا والے ہیں اس گُنتے سے اب تک بے خبر

ایک ہوں مُسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تا بہ خاکِ کاشغر

جو کرے گا امتیازِ رنگ و خون مٹ جائے گا
ترکِ خرگاہی ہو یا اعرابی والا گھر
نسل اگر مسلم کی مذہب پر مقدم ہوگئی
اڑ گیا دنیا سے تو مانندِ خاک رہ گزر
(ماخوذ از: "کلیاتِ اقبال")



سوال: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:
(الف) مسلمانوں میں اتحاد کیوں ضروری ہے؟
(ب) امتیازِ رنگ و خون سے کیا مراد ہے؟
(ج) علامہ اقبال کے ان اشعار میں مسلم ملت کے لیے کیا پیغام ہے؟

سوال: درج ذیل الفاظ و تراکیب کے معنی بتائیے:
پہاں - حکمتِ مغرب - گاز - داناے راز - ملتِ بیضا

سوال: درج ذیل اشعار کی وضاحت کیجیے:
۔ حکمتِ مغرب سے ملت کی یہ کیفیت ہوئی
۔ ٹکڑے ٹکڑے جس طرح سونے کو کر دیتا ہے گاز

۔ نسل اگر مسلم کی مذہب پر مقدم ہوگئی
اڑ گیا دنیا سے تو مانندِ خاک رہ گزر

سوال: درج ذیل بیانات میں سے درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیے:
(الف) ملی اتحاد کے لیے تعصّب نقصان دہ ہے۔
(ب) قومی ترقی کے لیے اتحاد کی کوئی ضرورت نہیں۔
(ج) نظم کے ان اشعار میں قوانین ہیں مگر ردیف نہیں ہے۔
(د) گاز، سونے کے ٹکڑے جوڑ دیتا ہے۔
(ه) ملتِ بیضا کے رابط و ضبط میں مشرق کی نسبت ہے۔
سوال: ۵: اپنی کتاب کی دوسری نظموں یا غزلوں کے پانچ اشعار کا لکھ کر ردیف اور قافیے کی نشان دہی کیجیے۔

- سوال: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:
(الف) اس نظم میں نیل سے مراد ہے:
(۱) ندی (۲) نیلا رنگ
(۳) دریا (۴) جھیل
(ب) نظم "دنیاے اسلام" سے سبق ملتا ہے:
(۱) نفاق کا (۲) اتحاد کا
(۳) خوش اخلاقی کا (۴) جنگ کا
(ج) اس نظم میں داستان سنانے کا ذکر ہے:
(۱) ایران و توران کی (۲) ترک و عرب کی
(۳) مشرق و مغرب کی (۴) شمال و جنوب کی
(د) کاشغر شہر ہے:
(۱) عربستان کا (۲) افغانستان کا
(۳) ترکستان کا (۴) چین کا

(۶) جو اسی زرنگ و خوں کرے گا وہ:

(۱) باقی رہے گا (۲) خوش رہے گا

(۳) مٹ جائے گا (۴) ترقی کرے گا

درج ذیل شعر غور سے پڑھیے:

ناظراہ جہاں سے ترو تازہ رکھیے آنکھ

تفریح پارک میں سحر و شام کیجیے

اس شعر میں صرف پارک کی تفریح کر لینے کو سارے جہاں کا ناظراہ کر لینا بتایا گیا ہے۔

حال آں کہ پارک تو تمام جہاں کے باغوں کا صرف ایک حصہ ہے، کل جہاں نہیں

ہے۔ بس کل کے بد لے جزو کا نام لے کر اسے کل سمجھنا "مجازِ مرسل" کہلاتا ہے۔

سوال: اس نظم میں مجازِ مرسل کے طور پر کون کون سے لفظ استعمال ہوئے ہیں؟



(۱) طلبہ، علامہ اقبال کی کوئی نظم ٹیبلو کی صورت میں پیش کریں۔

(۲) ہر طالب علم علامہ اقبال کے پانچ اشعار یاد کر کے سنائے۔

* ملی شاعری سے مراد وہ شاعری ہے جس میں عالمِ اسلام کی ترقی اور فلاح کا ذکر ہو۔

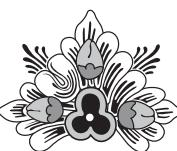
ہدایات برائے اساتذہ:

(۱) فکرِ اقبال کے اہم عناص میں الفاظ میں طلبہ کو سمجھا جائے۔

(۲) اسلام کے موضوع پر علامہ اقبال کی مزید نظموں کی تلاش میں طلبہ کی مدد کیجیے۔

محمد حفیظ نام، حفیظ ہی تخلص اور ابوالاثر کُنیت تھی۔ جالندھر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم جالندھر ہی میں حاصل کی۔ لاہور آ کر ”ہونہار بک ڈپو“ قائم کیا اور علمی و ادبی کتابوں کی طباعت و اشاعت میں مصروف ہو گئے۔ دوسری جگہ عظیم کے دوران وہ دہلی میں سانگ پبلیٹی آرگانائزیشن (Song Publicity Organization) کے ڈائریکٹر جزل مقرر ہوئے۔

ان کے شعری ذوق کو مولانا غلام قادر گرامی کی شاگردی نے چکایا۔ پہلے غزل میں کہیں، پھر گیت لکھے۔ اس کے بعد ”شاہ نامہ اسلام“ جیسی شاہ کار نظم لکھی۔ ان کی نظموں کے مجموعے ”لغہ زار، سوز و ساز، تلبۂ شیرین“ ہیں۔ ہمارا قومی ترانہ بھی آپ ہی نے لکھا۔



ابوالاثر حفیظ جالندھری

ولادت: ۱۹۰۰ء وفات: ۱۹۸۲ء



سر راہ شہادت

حاصلات تعلم: نظم پڑھ کر طلبہ: (۱) مطلع کی تعریف کر سکیں اور نشان دہی کر سکیں۔
 (۲) نظم کی تشریح کر سکیں۔ (۳) استعارے کے بارے میں جان سکیں۔

وہ حمزہ ناز تھا اہل عرب کو جس کی طاقت پر
 فدا ہونے چلا تھا اب سمجھنے کی صداقت پر

رسول پاک کے چہرے سے اک رقت نمایاں تھی
 یہ وہ رحمت تھی جس کی کوئی غایت تھی نہ پایا تھی

نگاہیں مُضطرب، ہلکا تبسم روئے زیما پر
 تصوّر مطمئن تھا مرضی عرش معلّی پر

ہوا ارشاد اے عَمَّ جِئْسَةٍ فَام، بِسْمِ اللَّهِ
 خدا حافظ ہے سمجھیے نصرتِ اسلام، بِسْمِ اللَّهِ

یہ اقدامِ شہادت بر سبیلِ حُسْنِ نیت ہے
 محمد اُس پر راضی ہے جو اللہ کی مشیت ہے

یہ فرمائ کر دکھائی انہائی شانِ رحمائی
 کہ بڑھ کر چوم لی سرکار نے حمزہ کی پیشانی
 وُفُورِ نورِ حق سے چہرہ حمزہ چمک اُٹھا
 جلا گُندن نے پائی یہ زرِ خالص دمک اُٹھا
 (ماخوذ از: ”شاہ نامہ اسلام“)



سوال۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

- (الف) حضرت حمزہ گومیدان جنگ میں جاتے دیکھ کر رسول پاک کی کیا کیفیت تھی؟
- (ب) حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمائ کر حضرت حمزہ کی پیشانی چومی؟
- (ج) حضرت حمزہ نے کس معمر کے میں جامِ شہادت نوش کیا؟
- (د) اس نظم کا خلاصہ بیان کیجیے۔

سوال۲: درج ذیل الفاظ و تراکیب کے معنی بتائیے:

رقت- روئے زیما- عرش معلّی- مشیت- حُسْنِ نیت

سوال۳: نظم کے پہلے شعر کی تشریح کیجیے۔

غزل اور قصیدے کے پہلے شعر کو مطلع کہا جاتا ہے۔ مطلع کے دونوں مصروعوں کا ہم قافیہ
 ہونا ضروری ہے۔ جیسے میر ترقی میر کی ایک غزل کا مطلع ہے:
 س فقیرانہ آئے ہصد اک رچلے — میاں خوش رہو، ہم دعا کر رچلے
 اس مطلع میں صد اور دعا قافیہ ہے جب کہ ”کر چلے“ رویف ہے۔ یاد رہے کہ رویف

کے بغیر بھی مطلع ہو سکتا ہے، جیسے علامہ اقبال کی غزل کا مطلع:

پھر چاندِ لالہ سے روشن ہوئے کوہ و دمن

مجھ کو پھر نغموں پر اکسانے لگا مرغ چمن

سوال: اپنی کتاب کے حصہ نظم سے پانچ مطلعے تلاش کیجیے۔

سوال: درج ذیل جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) حضرت حمزہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے:

(۱) ماموں تھے (۲) خالو تھے

(۳) پچھا تھے (۴) تایا تھے

(ب) حضرت حمزہ کا اقدم شہادت تھا:

(۱) غلبہ اسلام پر (۲) شکستِ باطل پر

(۳) حسن نیت پر (۴) جگ میں فتح پر

(ج) اہل عرب کو امیر حمزہ کی اس خوبی پر ناز تھا:

(۱) خوشِ اخلاقی (۲) شان و شوکت

(۳) طاقت (۴) رحمِ دلی

(د) وہ صحابی جن کے شوقِ شہادت سے خوش ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی پیشانی چویں:

(۱) حضرت طلحہ ہیں (۲) حضرت حمزہ ہیں

(۳) حضرت مصعب ہیں (۴) حضرت خالد ہیں

اس شعر کو غور سے پڑھیے:

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے

رن ایک طرف چرخ کہن کانپ رہا ہے

اس شعر میں انیس نے واقعہ کر بلکے ذکر میں حضرت عباس کی میدانِ جگ میں

ترشیف آوری کا نقشہ کھینچا ہے۔ ان کی بہادری، بہیت اور عزم و حوصلے کی عظمت بیان کرتے ہوئے شیر کی جرأت اور بہادری کی مثال دی گئی ہے۔ شیر ایک درندہ ہے لیکن اس کی بہادری اور شجاعت کی صفت سامنے رکھتے ہوئے حضرت عباس کی بہادری اور شجاعت بیان کی گئی ہے۔ یعنی شیر کا لفظ اپنے اصلی اور حقیقی معنوں میں استعمال نہیں کیا گیا ہے۔ اس طرح جو مثال یا تشبیہ دی جاتی ہے اسے ادب میں ”استعارہ“ کہتے ہیں۔ استعارے کے پانچ اركان ہوتے ہیں:

۱- مُستَعْار مِنْهُ: وہ شخص، فرد یا چیز جس سے مثال دی جائے یعنی شیر۔

۲- مُستَعْار لِهِ: وہ شخص، فرد یا چیز جس کے لیے مثال دی جائے، یعنی حضرت عباس۔

۳- وجہِ جامع: وہ صفت یا خوبی جو دونوں میں موجود ہو، یعنی شجاعت اور بہادری۔

۴- مُستَعْار: وجہِ جامع یا خوبی کو بیان کرنے کے لیے مُستَعْار مِنْهُ سے لیا گیا لفظ، یعنی شیر۔

۵- غرضِ استعارہ: وہ غرض یا مقصد جس کے لیے استعارہ استعمال کیا گیا، یعنی

حضرت عباس کی شجاعت اور بہادری بیان کرنا۔

سرگرمیاں

(۱) طلبہ مختلف مشاہیر اسلام کے بارے میں اختصار سے اظہارِ خیال کریں۔

(۲) ہر طالب علم الگ الگ مشاہیر اسلام کی فہرست مرتب کرے۔

ہدایات برائے اساتذہ:

(۱) اسلام کے لیے حضرت امیر حمزہ کی خدمات سے طلبہ کو آگاہ کیجیے۔

(۲) مشاہیر اسلام کے حوالے سے مزید معلومات کی تلاش میں طلبہ کی مدد کیجیے۔





میر انیس

ولادت: ۱۸۰۳ء وفات: ۱۸۷۳ء

میر ببر علی نام، انیس تخلص، فیض آباد (ہندوستان) کے سید گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کی اولاد میں سے تھے۔ آپ نے شاعری میں فارسی اور عربی زبان کے الفاظ کثرت سے استعمال کیے ہیں۔ انیس نے ہزاروں نوحے اور بہت سے سلام تحریر کیے۔ آپ نے ”واقعہ کربلا“ کو اپنے اشعار میں نہایت کمال سے منظر نگاری، کردان نگاری اور مکالمہ نگاری کی صورت میں پیش کیا ہے۔ لکھنؤ میں انتقال ہوا۔ انتقال کی خبر سننے ہی لوگوں کا بحوم ان کے گھر اُمڈ آیا۔ ان کی تدفین گھر ہی میں ہوئی۔ مریضہ نگاری کی تاریخ میں ان کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔

گرمی کی شدت

حاصلاتِ قائم: یہ نظم پڑھ کر طلبہ: (۱) تشبیہ کی تعریف بیان کر سکیں اور نشان دہی کر سکیں۔
 (۲) مسدس کے بارے میں جان سکیں۔ (۳) مریثے کے بارے میں جان سکیں۔

وہ لُو، وہ آفتاب کی حدّت، وہ تاب و تَب
 کالا تھا رنگِ دھوپ سے دن کا مثالِ شب
 خود نہرِ عالمہ کے بھی سُوکھے ہوئے تھے لب
 خیسے جو تھے حبابوں کے پتے تھے سب کے سب
 اُڑتی تھی خاک، خشک تھا چشمہ حیات کا
 کھولا ہوا تھا دھوپ سے پانی فرات کا
 آب رواں سے مُنھ نہ اٹھاتے تھے جانور
 جنگل میں چھپتے پھرتے تھے طائرِ ادھر اُدھر
 مردم تھے سات پردوں کے اندر عرق میں تر
 خس خانہِ مژہ سے نکلتی نہ تھی نظر
 گر آنکھ سے نکل کے ٹھہر جائے راہ میں
 پڑ جائیں لاکھ آبلے پائے نگاہ میں



کوسوں کسی شجر میں نہ گُل تھے نہ بُرگ و بار
ایک ایک نخل جل رہا تھا صورتِ پچار
ہنستا تھا کوئی گُل نہ مہلتا تھا سبزہ زار
کانٹا ہوئی تھی پھولوں کی ہر شاخ باردار
گرمی یہ تھی کہ زیست سے دل سب کے سرد تھے
پستے بھی مثلِ چہرہِ مدقوق زرد تھے
شیرِ اُٹھتے تھے نہ دھوپ کے مارے کچھار سے
آہو نہ منہ نکلتے تھے سبزہ زار سے
آئینہِ مہر کا تھا ملکدارِ عمار سے
گردوں کو تپ چڑھی تھی زمین کے بخار سے
گرمی سے مضطرب تھا زمانہ زمین پر
بھُن جاتا تھا جو گرتا تھا دانہ زمین پر
(ماخوذ از: "کلیاتِ آنپس")



- سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:
(الف) اس نظم کی بہیت بتائیے۔
(ب) شاعر نے پودوں پر گرمی کی شدت کی منظر کشی کیسے کی ہے؟
(ج) نظم کے دوسرے بندکی وضاحت کیجیے۔
(د) اس نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

- سوال ۲: درج ذیل الفاظ اور تراکیب کے معنی بتائیے:
حدّت- طائر- خانہ موہ- برگ و بار- ملکدار
- سوال ۳: خالی جگہوں میں مناسب الفاظ لکھ کر مصیرِ مکمل کیجیے:
(الف) اُڑتی تھی..... خشک تھا چشمہ حیات کا
(ب) جنگل میں چھپتے پھرتے تھے..... ادھر ادھر
(ج) خیسے جو تھے..... کے قتے تھے سب کے سب
(د) گرمی یہ تھی کہ..... سے دل سب کے سرد تھے
علامہ اقبال کے درج ذیل شعر کو نور سے پڑھیے:
سے جگنو کی روشنی ہے کاشانہ چن میں
یا شمع جل رہی ہے پھولوں کی انجمن میں
اس شعر میں جگنو کو اس کی روشنی کی وجہ سے شمع سے تشبیہ دی جا رہی ہے۔ بس کسی ایک
چیز کو دوسری چیز جیسا ظاہر کرنا تشبیہ کہلاتا ہے۔ جیسے: موتویوں جیسے دانت، چاند جیسا
چہرہ یا جھیل جیسی آنکھیں۔ جس چیز کو تشبیہ دی جاتی ہے، اُسے مُشبَّه اور جس چیز سے
تشبیہ دی جائے اُسے مُشبَّه بہ کہتے ہیں۔
- سوال ۴: آپ اس طرح کا کوئی شعر سنائیے جس میں تشبیہ دی گئی ہو۔
- سوال ۵: درج ذیل جوابات میں سے درست جواب پر (ا) کا نشان لگائیے:
(الف) کسی مرنے والے کی یاد میں کہی گئی نظم کہلاتی ہے:
(۱) غزل (۲) مرثیہ (۳) مناجات (۴) تصیدہ
(ب) عالمہ ہے:
(۱) نہر (۲) دریا (۳) چشمہ (۴) سمندر
(ج) "دل سرد ہونا" تو اعد کے لحاظ سے ہے:
(۱) استعارہ (۲) تشبیہ (۳) محاورہ (۴) روزمرہ

(د) کتاب میں دی ہوئی نظم "گرمی کی شدت" میں بند ہیں:

(۱) دو (۲) تین (۳) چار (۴) پانچ

(ه) میرا نیس کی نظم میں گرمی کا ذکر ہے:

(۱) دمشق کی (۲) کربلا کی (۳) کوفہ کی (۴) ککہ کی

جمیل الدین عالیٰ

ولادت: ۱۹۲۵ء وفات: ۲۰۱۵ء



نوابزادہ مرزا جمیل الدین احمد خان دہلی (ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ دہلی سے بی۔ اے کیا۔ محکمہ انکمٹیکس میں افسر ہوئے۔ پھر ایوان صدر میں بھی افسر پہ کار خاص، نیشنل بینک میں سینٹرائیز یکٹو، وائس پریزیڈنٹ، پاکستان بینکنگ کونسل میں اعلیٰ عہدوں پر رہے۔ مجلس قائدہ برائے سائنس اور تعلیم کے چیئر مین کے عہدے پر بھی خدمات انجام دیں۔ عالی صاحب نے ادب کے میدان میں متعدد انعامات اور ایوارڈ حاصل کیے۔ ٹیلی وژن پر ملی نغموں کے بانی اور کمپنیر رہے۔ پاکستانی مندوب کی حیثیت سے چین، روپا، امریکہ، عراق، برلن، روم اور بھارت میں ثرکت کی۔ غزلوں، دوہوں، سفرناموں، کالموں کے متعدد مجموعے شائع ہوئے۔ کئی مجموعے ابھی زیر طبع ہی تھے کہ خالق حقیقی سے جاملے۔ ”دنیا مرے آگے، تماشا مرے آگے، تقارخانے میں، لاحاصل اور جیوے جیوے پاکستان“، جیسی کتابیں اور شعری مجموعے ان کے ادبی شاہ کار ہیں۔



(د) کتاب میں دی ہوئی نظم "گرمی کی شدت" میں بند ہیں:

(۱) دو (۲) تین (۳) چار (۴) پانچ

(ه) میرا نیس کی نظم میں گرمی کا ذکر ہے:

(۱) دمشق کی (۲) کربلا کی (۳) کوفہ کی (۴) ککہ کی

سرگرمیاں

(۱) چاروں موسووں کی کیفیات اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

(۲) میرا نیس کے مزید اشعار کتابوں سے تلاش کر کے لکھیں اور استاد/استانی کو دکھائیں۔

* مرثیہ، کسی مرنے والے کی یاد میں کہی گئی نظم کو کہتے ہیں اس میں مرنے والے کی خوبیاں بیان کی جاتی ہیں۔

* آپ جانتے ہیں کہ ایک شعر دو مصروعوں پر مشتمل ہوتا ہے مگر ایک بند کے لیے دو سے زیادہ مصروعوں کی ضرورت ہوتی ہے، جیسے نظم "گرمی کی شدت" کا ہر بند چھے مصروعوں پر مشتمل ہے۔ چھے مصروعوں کی نظم کو مسدس کہتے ہیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

(۱) طلبہ سے میرا نیس کے دیگر شعر پڑھوایے۔ (۲) صفتِ مرثیہ کے بارے میں ضروری باتیں طلبہ کو بتائیے۔ (۳) طلبہ کو مسدس کے بارے میں تفصیل سے بتائیے۔



جھیل گئے دکھ جھینے والے اب ہے کام ہمارا
ایک رہیں گے ایک رہے گا ایک ہے نام ہمارا
پاکستان، پاکستان، جیوے پاکستان
(ماخوذ از: ”عالیٰ جی کی نغمہ نگاری“)



سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

- (الف) ”اک بھی ہوئی پھلواری“ شاعرنے کے کہا ہے؟
- (ب) ”جھیل گئے دکھ جھینے والے“ سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
- (ج) اس نغمے کے پہلے بند کی تشریع کیجیے۔

(د) شاعرنے آخری بند میں کیا پیغام دیا ہے؟

سوال ۲: درج ذیل جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

- (الف) ہماری دُھن ہے:

(۱) ایمان (۲) اتحاد

(۳) پاکستان (۴) ترقی

(ب) بچھرے ہوؤں کو ایک مرکز پر لایا:

(۱) ہمارا قائد (۲) ہمارا پرچم

(۳) ہمارا نغمہ (۴) ہمارا وطن

جیوے جیوے پاکستان

حاصلاً تعلیم: یہ نظم پڑھ کر طلبہ: (۱) قومی نغمہ پڑھ سکیں۔ (۲) دوسرے شعرا کے نغمے لکھ کر لاسکیں۔
(۳) نغمہ نوانی کے مقابلوں کی تیاری کر سکیں۔ (۴) ملی اور توی نغموں میں فرق کر سکیں۔

جیوے، جیوے، پاکستان
پاکستان، پاکستان، جیوے
پاکستان، پاکستان، جیوے

جیوے جیوے
جیوے جیوے

مہکی مہکی روشن روشن پیاری پیاری نیاری
رنگ برنگ پھولوں سے اک بھی ہوئی پھلواری
پاکستان، پاکستان، جیوے پاکستان

من پچھی جب پنکھ ہلائے کیا کیا سُر بکھرائے
سُننے والے سینیں تو ان میں ایک ہی دُھن لہرائے
پاکستان، پاکستان، جیوے پاکستان

بکھرے ہوؤں کو، بچھرے ہوؤں کو، اک مرکز پر لایا
کتنے ستاروں کے جھرمٹ میں سورج بن کر آیا
پاکستان، پاکستان، جیوے پاکستان

(ج) ایک ہے نام ہمارا سے مراد ہے:

(۱) ایران (۲) پاکستان

(۳) سعودی عرب (۴) چین

(د) ”ستاروں کے جھرمنٹ“ سے شاعر کی مراد ہے دنیا کے:

(۱) لوگ (۲) براہم

(۳) سمندر (۴) ممالک

سوال ۳: درج ذیل الفاظ اور مرکبات کے معنی لکھیے:

مہکی مہکی - روشن روشن - نیاری - پھلواری - جھرمنٹ

سوال ۴: درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

پچھی - جھرمنٹ - دھن - مرکز - دکھ

سوال ۵: اس نغمہ کا خلاصہ بیان کیجیے۔

سرگرمیاں

(۱) طلبہ یہ نغمہ جماعت میں کورس کی صورت میں گائیں۔

(۲) طلبہ اپنی پسند کا کوئی ملی اور قومی نغمہ یاد کر کے سنائیں۔

❖ قوی شاعری سے مراد وہ مقصدی شاعری ہے جو قوی امیگوں کی ترجمان ہوا اور جس میں قوم کا درد، قوم کی خوش حالی کی تمنا اور ترقی کی آزرو ہو۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- (۱) بچوں کے مابین نغمہ خوانی کا مقابلہ کرائیے۔ (۲) بین المدارس، بورڈ، بین الصوبائی اور قومی سطح کے مقابلہ نغمہ خوانی کے لیے مشق کرائیے۔
- (۳) طلبہ کو بتائیے کہ ملی نغمے اور قومی نغمے میں کیا فرق ہے۔

دلاور فگار

ولادت: ۱۹۲۹ء وفات: ۱۹۹۸ء



نام دلاور حسین تھا۔ بدایوں میں پیدا ہوئے۔ یہیں ابتدائی تعلیم پائی۔ آگرہ یونیورسٹی سے ایم۔ اے اردو، انگریزی اور معاشیات میں کیا۔ اس کے بعد بھارت کر کے کراچی آئے اور عبداللہ ہارون کالج میں بہ حیثیت استاد اردو پڑھانے لگے۔ آپ نے شعر گوئی کا آغاز ۱۹۷۳ء میں کیا۔

دلاور فگار ایک شاعر، مزاح نگار اور نقاش تھے۔ آپ کی غزلوں کا مجموعہ ”جادے“ اور ایک طویل نظم ”ابوقلموں کی مصری“ بہت مقبول ہوئی۔ مزاحیہ شاعری میں قطعوں اور رباعیوں کا مجموعہ ”ستم ظریفیاں“ بہت دل چسپ ہے۔



کرکٹ اور مشاعرہ

حاصلات تعلم: نظم پڑھ کر طلبہ: (۱) مزاحیہ شاعری سے مخطوط ہو سکیں۔
 (۲) مختلف شعر کی مزاحیہ نظیمیں پڑھ کر سنائیں۔ (۳) مزاحیہ نظیموں کا انتخاب کر سکیں۔

مشاعرے کا بھی تفریح ”ایم“ ہوتا ہے
 مشاعرے میں بھی کرکٹ کا ”گیم“ ہوتا ہے

وہاں جو لوگ کھلاڑی ہیں وہ یہاں شاعر
 یہاں جو صدر نشین ہے وہاں ہے ”امپائر“

وہاں ریاض مسلسل سے کام چلتا ہے
 یہاں گلے کے سہارے کلام چلتا ہے

وہاں بھی کھیل میں ”نو بال“ ہو تو ”فائل“ ہے
 یہاں بھی شعر میں ابہام ہو تو ”فائل“ ہے

وہاں ہے ایک ہی کپتان پوری ٹیم کی جان
 یہاں ہر ایک ”پلیئر“ بے جائے خود کپتان

وہاں جو لوگ اندازی ہیں وقت کاٹتے ہیں
 یہاں بھی کچھ تُشاعر دماغ چاٹتے ہیں

مرے خیال کو اہل نظر کریں گے ”مچ“
 مشاعرہ بھی ہے اک طرح کا ”کریکٹ مچ“
 (ماخوذ از: گلیاتِ دل اور فگار)



سوال۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

- (الف) شاعر نے مشاعرے اور کرکٹ کا موازنہ کس طرح کیا ہے؟
- (ب) اس نظم میں کس صنف میں شاعری کی گئی ہے؟
- (ج) ”گلے کے سہارے کلام چلتا ہے“ سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
- (د) نظم کے آخری شعر کا کیا قانینہ ہے؟
- (ه) ”مشاعرہ بھی ہے اک طرح کا کریکٹ مچ“ یہ بات درست ہے یا غلط اور کیوں؟
 بتائیے۔

سوال۲: شاعر نے ”شاعر“ اور ”امپائر“ کے الفاظ کس کے لیے استعمال کیے ہیں؟

سوال۳: اس نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

- سوال ۴: درج ذیل الفاظ و تراکیب کے معنی لکھیے:
تفریغ- صدر شیں- ریاض مسلسل- ابہام- مشاعر
- سوال ۵: درج ذیل جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:
(الف) اس نظم میں لفظ ”مشاعرہ“ سے مراد ہے:
(۱) شعر سننے سنانے کی محفل (۲) کرکٹ کا کھیل
(۳) مصروفیت (۲) صرف تفریغ
(ب) کرکٹ کی طرح مشاعرے میں بھی ہوتا ہے:
(۱) امپائر (۲) کپتان (۳) صدر شیں (۴) پلیئر
(ج) یہ نظم مضمون کے لحاظ سے ہے:
(۱) سنبھالی (۲) علمی (۳) مزاجیہ (۴) سیاسی
(د) اس نظم میں پلیئر سے مراد ہے:
(۱) کھلاڑی (۲) شاعر (۳) کپتان (۴) امپائر
- سوال ۶: آپ کا ”پسندیدہ کھیل“ کون سا ہے؟ ایک سو الفاظ کا مضمون لکھیے۔

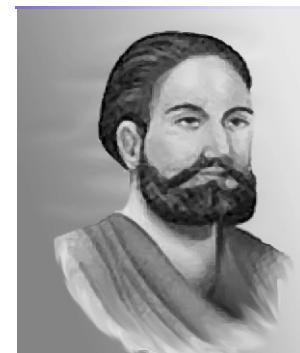
سرگرمی

طلبہ مختلف مزاجیہ شعرا کے دیوان لے کر ان میں سے کوئی مزاجیہ نظم منتخب کر کے اپنی ڈائری میں لکھیں اور استاد/استانی کو دکھائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- (۱) کسی اور شاعر کی مزاجیہ نظم لَا کر طلبہ کو سنا جائے۔
(۲) جماعت میں ایک مزاجیہ مشاعرہ طلبہ کے ذریعے منعقد کیجیے۔



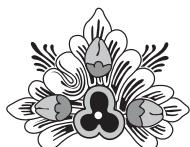


ولادت: ۱۷۲۳ء وفات: ۱۸۱۰ء

میر تقی میر

میر تقی میر آگرے میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد میر تقی ایک درویش صفت انسان تھے۔ میر ابھی نو عمر ہی تھے کہ والد کا انتقال ہو گیا۔ روزگار کی تلاش میں دہلی آگئے۔ یہاں سرانج الدین آرزو کے شاگرد ہو گئے۔ دہلی کے حالات جب بہت خراب ہو گئے تو لکھنؤ میں نواب آصف الدولہ کے پاس آئے۔ انہوں نے میر کی بڑی قدر کی اور وظیفہ مقرر کر دیا۔ میر نے لکھنؤ ہی میں وفات پائی۔

کو خدا یئے سخن کہا جاتا ہے۔ ان کی غزلوں میں انسانی جذبات، دروغ، خودداری، توکل، قیامت اور دنیا کی حقیقت پائی جاتی ہے۔ زبان صاف اور سادہ ہے۔ ان کے علمی سرمائے میں بچھے دیوان، اردو شعر اکا ایک تذکرہ، متعدد مشنویاں اور مرثیے، ایک سوانح حیات اور ایک فارسی دیوان شامل ہیں۔ میر تقی میر کا سارا کلام ”کلیاتِ میر“ کی صورت میں موجود ہے۔ یہ غزل اسی گلیات سے لی گئی ہے۔



غزل

حاصلاتِ تعلّم: یہ غزل پڑھ کر طلبہ: (۱) مطلع کی تعریف اور نشان دہی کر سکیں۔
 (۲) غزل سے مخطوط ہو سکیں۔ (۳) نظم اور غزل کا فرق جان سکیں۔

نقیرانہ آئے صدا کر چلے
میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے

جو تجھ بُن نہ جینے کو کہتے تھے ہم
سو اس عہد کو اب وفا کر چلے
دکھائی دیے یوں کہ بے خود کیا
ہمیں آپ سے بھی جُدا کر چلے

جبیں سجدہ کرتے ہی کرتے گئی
حقِ بندگی ہم ادا کر چلے

کہیں کیا جو پوچھے کوئی ہم سے میر
جبان میں تمُ آئے تھے، کیا کر چلے؟

(ماخوذ از: گلیاتِ میر)



سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) غزل کے مطلع کی وضاحت کیجیے۔

(ب) آپ کو اس غزل کا کون سا شعر زیادہ پسند ہے اور کیوں؟

(ج) درج ذیل الفاظ و مرکبات کے معنی لکھیے:

نقیرانہ-عہد-بے خود-جبیں-حقِ بندگی

(د) ساخت کے لحاظ سے غزل اور نظم کا فرق بتائیے۔

سوال ۲: اس غزل کے مصروع ذہن میں رکھتے ہوئے کالم (الف) کے الفاظ کا لمب (ب) سے ملائیے:

(ب)

کیا کر چلے
ہم دعا کر چلے
کہ بے خود کیا
صدار کر چلے

(الف)

دکھائی دیے یوں
جبان میں تم آئے تھے
نقیرانہ آئے
میاں خوش رہو

سوال ۳: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) اس غزل میں لفظ ”میاں“ استعمال ہوا ہے:

(۱) بزرگ کے لیے (۲) شوہر کے لیے (۳) ذات کے لیے (۴) پچوں کے لیے

(ب) میر کے کلام کی نمایاں خصوصیت ہے:

(۱) سنجیدگی (۲) درد و غم (۳) مزاح (۴) شنگشی

(ج) اس غزل میں شاعرنے بات کی ہے:

(۱) حقِ بندگی کی (۲) جبیں کی (۳) دعا کی (۴) وفا کی

(د) کسی ایک چیز کو دوسرا چیز کے مانند قرار دینا کہلاتا ہے:

(۱) مبالغہ (۲) کناہ (۳) تشبیہ (۴) تمجیح

* غزل اور قصیدے کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ دونوں مصروع
ہم قافیہ ہوں۔

سوال ۲: نصابی کتاب میں شامل غزاوں کے کوئی دو مطلع کھیجے جو آپ کو پسند ہوں۔

سرگرمیاں

(۱) طلبہ انٹرنیٹ کی مدد سے میر کا کلام تلاش کریں۔

(۲) طلبہ میر کے پانچ مطلعوں اور پانچ مقطعوں پر مشتمل چارٹ تیار کریں۔

(۳) طلبہ میر قی میر کی تصویریں کے ایک شعر کے ساتھ کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔

* غزل عربی زبان کا لفظ کا ہے۔ اس کے لغوی معنی حسن و عشق کی باتیں کرنا ہے۔ عورتوں سے باتیں کرنا ہے۔ یہ ایسی صفتِ خن ہے جو مخصوص عناصر تربیتی پر مشتمل مخصوص بیت رکھتی ہے۔ اس کے ہر شعر میں ایک مکمل مفہوم ادا ہوتا ہے پہلے شعر کے دونوں مصروع ہم قافیہ ہوتے ہیں اسے مطلع کہتے ہیں۔ مطلع کے سوابقی اشعار میں ہر دوسرے مصروع میں قافیہ ہونا ضروری ہے۔ ردیف غزل کے لیے ضروری نہیں۔ غزل کے آخری شعر کو مقطع کہتے ہیں۔ بہ شرط یہ کہ شاعر نے اس میں اپنا تخلص بھی نظم کیا ہو۔ غزل کے لیے موضوع کی کوئی قید نہیں۔ اس میں ہر قسم کے مضامین بیان کیے جاسکتے ہیں۔

* نظم، تسلسل پر مبنی اشعار کے ایسے مجموعے کو کہتے ہیں جس میں ایک مرکزی خیال ہو اس کے لیے کسی موضوع کی قید نہیں اور نہ ہی اس کی کوئی بیت متعین ہے۔

ہدایات برائے اساتذہ:

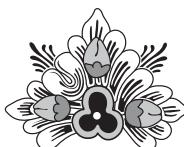
- (۱) کلام میر کی تلاش میں طلبہ کی مدد کیجیے۔ (۲) حیات میر کے چند دلچسپ پہلوؤں سے طلبہ کو آگاہ کیجیے۔ (۳) طلبہ کو صفتِ غزل کی اہمیت بتائیے۔ (۴) طلبہ کو بتائیے کہ میر کو خدا نے خن کیوں کہا جاتا ہے۔

خواجہ حیدر علی آتش

ولادت: ۱۷۶۲ء وفات: ۱۸۲۷ء



خواجہ حیدر علی آتش، خواجہ علی بخش کے بیٹے تھے، دلی (ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ نواب شجاع الدولہ کے عہد میں دلی سے فیض آباد میں آرہے۔ کم سنی میں والد کا انتقال ہو گیا۔ کوئی سر پرست نہ تھا۔ مالی حالت بہت خراب تھی۔ اس لیے نواب مرزا احمد تقی کی ملازمت اختیار کر لی۔ آپ ان کے ہم راہ لکھنوا آگئے۔ شاعری میں مصحح کے شاگرد بن گئے۔ بادشاہوں کے دربار میں نہیں گئے، نہ کسی کا کوئی قصیدہ لکھا۔ تا ہم بادشاہ از رہ قدر دانی آسی روپے ماہانہ انھیں پیش کرتا تھا۔ نہایت منکسر المزاج اور خلائق انسان تھے۔ ان کی شاعری میں زبان کا لطف اور الفاظ کی چاشنی ہے۔



غزل

حاصلاتِ تعلم: یہ غزل پڑھ کر طلبہ: (۱) کنائے کی تعریف بیان کر سکیں اور شعروں سے مثال دے سکیں۔ (۲) نئے الفاظ کے معنی لکھ سکیں۔

وہن پر ہیں ان کے گماں کیسے کیسے
کلام آتے ہیں درمیاں کیسے کیسے

زمین چن گل کھلاتی ہے کیا کیا
بدلتا ہے رنگ آسمان کیسے کیسے

نہ گورِ سکندر، نہ ہے قمرِ دارا
مشے نامیوں کے نشان کیسے کیسے

غم و غصہ و رنج و اندوہ و حرماء
ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے

کرے جس قدر شکرِ نعمت وہ کم ہے
مزے لُوتی ہے زبان کیسے کیسے

(ماخوذ از: دیوان آتش)

مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب پڑھیے:

- (الف) آتش کی غزل کا کون سا شعر آپ کو زیادہ پسند آیا؟ وجہ چھی بتائیے۔
 (ب) اس غزل میں لفظ ”کیسے کیسے“ کن معنوں میں استعمال ہوا ہے؟
 (ج) اس غزل میں استعمال ہونے والے محاورات لکھیے۔
 (د) اس غزل میں صفتِ تکرار کے لیے کون سے لفظ آئے ہیں؟
 (ه) اس غزل کے قافية اور دیف کے الفاظ کون سے ہیں؟

سوال ۲: درج ذیل جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) لفظ آتش کے لغوی معنی ہیں:

- (۱) پیاسا (۲) تسلی دینے والا (۳) پچاری
 (ب) پہلے شعر میں لفظ ”کلام“ کے معنی ہیں:

- (۱) پیغام (۲) شعر (۳) خیال
 (ج) لفظ ”گلِ کھلانا“ قاعدہ کے لحاظ سے ہے:

- (۱) اسم صفت (۲) مرکب اضافی (۳) مرکب عطفی (۴) محاورہ
 (د) لفظ اندوہ کے معنی ہیں:

- (۱) شکر (۲) قدر (۳) خوشی (۴) غم
 (س) خالی جگہوں کو درست لفظ سے پُر کیجیے:

(الف) نے گور سندر نہ ہے دارا

(ب) زمینِ چمن کھلاتی ہے کیا کیا

(ج) کلام آتے ہیں کیسے کیسے

(د) کرے جس قدر نعمت وہ کم ہے

سوال ۳: درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیے:

وہن - گور - گماں - رنج - حمال

یہ شعر غور سے پڑھیے:

زمینِ چمنِ گلِ کھلاتی ہے کیا کیا — بدلتا ہے رنگ آسمان کیسے کیسے
 اس کے دوسرا مرصعے میں آسمان کا رنگ بدلنا لکھا ہے، جو کہ حقیقت نہیں ہے بلکہ
 اس سے مراد زمانے کی گردش ہے جس کے معنی یہے جائیں گے کہ قسمت میں کیا کیا
 تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ اس طرح بات کرنے کو جس میں کہ حقیقت بیان نہ کی جائے اور
 اس کے بدلتے اشارے میں بات کی جائے، ادب میں ”کنایہ“ کہتے ہیں۔ ایک اور
 مثال دیکھیے:

دل زمانے کے ہاتھ سے سالم — کوئی ہوگا کہ رہ گیا ہوگا
 اس شعر میں زمانے سے مراد اہل دنیا ہیں۔ یعنی دنیا والے ہر ایک کوئی نہ کوئی دُکھ
 دیتے ہیں۔ یہ بھی کنایہ ہے۔

سوال ۵: آپ اس طرح کے تین شعر تلاش کیجیے جن میں اصل یا حقیقی لفظ استعمال کرنے کے
 بدلتے کنائے میں بات کی گئی ہو۔

سرگرمیاں

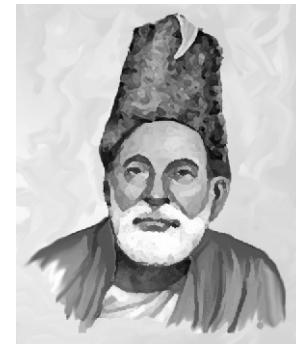
(۱) طلبہ لاہوری سے مختلف شعراء کے دیوان لے کر اس طرح کے شعر تلاش کر کے لکھیں، جن میں
 کنایہ پایا جاتا ہے۔

(۲) طلبہ آتش کی کوئی ایک غزل زبانی باد کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- (۱) طلبہ کو مختلف شعراء کے دیوان دے کر انھیں اشعار میں کنایہ تلاش کرنے میں مدد
 کیجیے۔ (۲) آپ خود بھی ایسے شعر تلاش کر کے طلبہ کو سنائیے اور سمجھائیے۔





مرزا غالب

(بہ نیشیت شاعر)

ولادت: ۷۹۴ء وفات: ۱۸۲۹ء

نام مرزا محمد اسد اللہ بیگ خان آگرہ (ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ غالب تخلص اور ”مرزا نوشہ“، عرفیت تھی۔ غالب سے پہلے اردو غزل پرانے اندازو خیالات کی حامل تھی لیکن آپ نے فلسفہ، سیاست، معاش اور معاشرت جیسے موضوعات کو نئے انداز سے پیش کیا۔ ندرت بیان، تتوع اور رفتہ خیال اُن کی شاعری کا خاصہ ہے۔ آپ کی دیگر کتابوں کے علاوہ دیوانِ غالب اور گلیاتِ غالب (فارسی) بہت مشہور ہیں۔

غالب کو آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر نے اپنا استاد مقرر کیا اور ”دیپر المُلْك“، نظام بنگ، ”بُحْمُ الدُّولَة“ کے خطابات دیے۔

غزل

حاصلاتِ تعلیم: یہ غزل پڑھ کر طلبہ: (۱) مقطع کی تعریف کر سکیں اور فرق کر سکیں۔
(۲) لقب، عرفیت اور خطاب میں فرق کر سکیں۔ (۳) الفاظ و تراکیب کا مفہوم بیان کر سکیں۔

ہر ایک بات پہ کہتے ہوتے کہ ”تو کیا ہے؟“
تمھی کہو کہ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے؟
چپک رہا ہے بدَن پر لہو سے پیرا ہن
ہماری جیب کو اب حاجتِ رُفُو کیا ہے؟
جلہ ہے جسم جہاں دل بھی جل گیا ہوگا
گریدتے ہو جو اب راکھ جستجو کیا ہے؟
رگوں میں دوڑتے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جب آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے؟
رہی نہ طاقتِ گفتار، اور اگر ہو بھی
تو کس امید پہ کہیے کہ آرزو کیا ہے؟
ہوا ہے شہ کا مصاحب، پھرے ہے ارتاتا
وگرنہ شہر میں غالب کی آبرو کیا ہے؟
(ماخوذ از: ”دیوانِ غالب“)



مشق

سوال ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) مقطع میں ”شکا مصاحب“ کہہ کر کے طنز کا نشانہ بنایا گیا ہے؟

(ب) اس غزل میں کون کون سے قوافی استعمال ہوئے ہیں؟ ردیف کی نشانہ ہی بھی کہیجیے۔

(ج) کلامِ غالب کی پانچ نمایاں خصوصیات بیان کیجیے۔

(د) غزل کے پہلے اور چوتھے شعر کی وضاحت کیجیے۔

(ه) درج ذیل الفاظ و تراکیب کے معنی لکھیے:

پیراہن- حاجت رو- مصاحب- قائل- طاقت گفتار- جتو

سوال ۲: درج ذیل بیانات میں سے درست بیان پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) غزل میں مطلع نہیں ہوتا۔ ()

(ب) مطلع کے دونوں مصروعوں میں قافیہ ضروری ہے۔ ()

(ج) قافیے سے پہلے آنے والے الفاظ کو ردیف کہتے ہیں۔ ()

(د) ایک بند میں دو مصروع ہوتے ہیں۔ ()

(ه) جس شعر میں شاعر کا نام یا تخلص ہو، مطلع کہلاتا ہے۔ ()

سوال ۳: درج ذیل درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) اس غزل کے مقطعے میں موجود ہے شاعر کا:

(ا) خطاب (۲) نام (۳) تخلص (۴) اقب

(ب) اس غزل میں لفظ ”پیراہن“ کا مطلب ہے:

(۱) لباس (۲) بستر (۳) لہو

(ج) حروف و حرکات کا مجموعہ جو شعر میں ردیف سے پہلے آئے کہلاتا ہے:

(۱) تخلص (۲) قافیہ (۳) مطلع (۴) مقطع

- (د) اس غزل کی ردیف ہے:
 (۱) پیراہن (۲) گفتگو (۳) کیا ہے (۴) قائل
- آپ میر قی میر اور غالب کی غزوں کے آخری اشعار دیکھیے:
 کہیں کیا جو پوچھے کوئی ہم سے میر
 جہاں میں تم آئے تھے کیا کر چلے
 ہوا ہے شہ کا مصاحب، پھرے ہے اتراتا
 وگرنہ شہر میں غالب کی آمروں کیا ہے
 غزل کے آخری شعر میں شعراً اپنا تخلص استعمال کرتے ہیں۔
 آپ نے دیکھا کہ ان دونوں شعروں میں میر اور غالب نے اپنا تخلص استعمال کیا
 ہے۔ غزل کے آخری شعر کو مقطعہ کہتے ہیں۔

سرگرمیاں

- (۱) طلبہ غالب کی تصویریں کی کسی غزل کے مقطعے کے ساتھ کمرہ جماعت میں آؤزیں کریں۔
 (۲) طلبہ غالب کی کوئی پسندیدہ غزل انتہنیت یا کسی کتاب سے تلاش کر کے لکھیں۔
 (۳) ہر طالب علم غالب کے کم از کم دو شعرياد کر کے سنائے۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- (۱) طلبہ کو غالب کے مزید اشعار سنائیے۔ (۲) غالب کی غزل میں موجود زبان و بیان کی خوبیوں سے طلبہ کو آگاہ کیجیے۔ (۳) خطاب، عرفیت اور لقب کے بارے میں بچوں کو بتائیے۔



بہادر شاہ ظفر

ولادت: ۷۷۵ء وفات: ۱۸۶۲ء



بہادر شاہ ظفر آخری مغل بادشاہ، دہلی (ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ ان کا پورا نام ابوظفر نصر الدین صدیقی محمد بہادر شاہ ظفر تھا۔ آپ کے والد کا نام اکبر شاہ ثانی تھا۔ ان کا تعلق شاہی مغل خاندان سے تھا۔ بہادر شاہ ظفر کا شمار اعلیٰ پائے کے شعراء میں ہوتا ہے۔ شاعری میں ان کے پہلے استاد ”ذوق“ تھے۔ ان کے انتقال کے بعد غالب کو استاد بنایا۔ آپ کی شاعری میں درد اور تکلیف کے احساسات نظر آتے ہیں۔ انگریزوں نے آپ کو ۱۸۵۷ء میں گرفتار کر کے رکون بھیج دیا۔ وہیں قید میں ۸۲ سال کی عمر میں انتقال ہوا اور وہیں دفن ہیں۔ ان کے شعری سرمائے میں ”دیوان ظفر“ اور ”کلیاتِ ظفر“ شامل ہیں۔ یہ غزل بھی اسی دیوان سے لی گئی ہے۔

